تقریر بابت ایمان
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

# ایمان کی ستّر شاخوں میں سے کچھ کا تذکرہ

(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(بنی اسرائیل:79-80)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے۔

دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے
سُبُّوحیّت سے حصہ سبحان مجھ کو دے دے
دل جل رہا ہے میرا فرقت سے تیری ہر دم
جام وصال اپنا اے جان مجھ کو دے دے

(کلامِ محمود)

**سامعین!** آج میری تقریر ایمان کی ستّر شاخوں کے سلسلے کی چوتھی تقریر ہے۔ اس کو خاکسار نے **زبان سے تعلق رکھنے والے اعمال میں شامل کیا ہے۔** اِن اعمال کی تعداد 7 ہے، جن کا تعلق زبان کے کلمات اور ذکر واذکار سے ہے۔ آج یہاں تین اذکار کا ذکر کیا جائے گا۔

- کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا اقرار کرنا۔
- تلاوتِ کلام پاک اور قرآن مجید سیکھنا سکھانا۔
- علمِ دین حاصل کرنا اور اسے دوسروں تک پہنچانا۔

**1۔ کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا اقرار کرنا۔**

**سامعین!** اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ (الصافات:36)

یعنی یقیناً وہ ایسے تھے کہ جب انہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ استکبار کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہیں پڑھ لیتے، جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے گا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر اس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبّر کرنے والی ایک قوم کا ذکر کرکے فرمایا: یقیناً جب انہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جاتا ہے تو تکبّر کرتے ہیں۔

(التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان، الإيمان)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا اسلام کے بنیادی عقیدے میں شامل ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد توحید ورسالت پر ہے۔ اسلام میں داخل ہونے کے لیے جس طرح توحید کا اقرار ضروری ہے، اُسی طرح رسالت کا اقرار بھی لازمی ہے۔ توحید ورسالت کا اقرار "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" میں موجود ہے۔ توحید ورسالت کے اعلان کے طور پر عہد نبوی میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو آگ پر حرام کر دیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا۔

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب المساجد فی البیوت... حدیث 425)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کے رو سے بھی اس کو واحد لاشریک ٹھہراؤ۔ جیسا کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جو ہر وقت مسلمانوں کو ورد زبان رہتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اِلٰہُ۔ ولاہ سے مشتق ہے اور اس کے معنے ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ یہ کلمہ نہ توریت نے سکھلایا اور نہ انجیل نے صرف قرآن نے سکھلایا اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا تمغہ ہے۔ یہی کلمہ پانچ وقت مساجد کے مناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے جس سے عیسائی اور ہندو سب چڑتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرنا ان کے نزدیک گناہ ہے۔ یہ اسلام ہی کا خاصّہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی مَیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں۔ پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز پھر مغرب کو بھی یہی آواز اور پھر عشاء کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے؟"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 366-367)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" پس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صرف ایک معبود ہونے کا خیال ہی دل میں پیدا نہیں کرتا بلکہ اس بات کو بھی دل میں راسخ کرتا ہے اور کرنا چاہیے کہ ہمارا خدا وہ واحد خدا ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور ہر مخلوق کا خالق ہے اور اس کے اذن سے ہی یہ تمام نظامِ کائنات چل رہا ہے اور تمام حاجات کے لیے ہم نے اس کے حضور ہی جھکنا ہے۔ پس جب یہ ایمان کی حالت ہو جائے تو وہ کامل ایمان ہوتا ہے جس میں شرک کی ملونی ہو ہی نہیں سکتی اور یہی وہ ایمان ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالص ہو کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ایمان لانے والوں پر جہنم کی آگ حرام ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ اپریل 2023ء)

## 2۔ تلاوتِ کلام پاک اور قرآن مجید سیکھنا سکھانا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (النحل:99)

کہ جب تُو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔

**سامعین!** اسلام کی تعلیم انسان کی نفسیات کے عین مطابق ہے۔ اسلام ظاہر و باطن دونوں پر زور دیتا ہے۔ موقع اور محل کے مطابق حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ظاہری تلاوت پر زور نہیں دیا بلکہ تمام ان برکات کا حصول جو قرآن کریم میں بیان ہوئیں ہیں تلاوت کا مقصد بیان کیا۔ ورنہ جس کی زندگی قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہو وہ اس سے عمداً روگردانی کر رہا ہوتا ہے۔ زبان سے خواہ ہزار دفعہ قرآن کریم پڑھ لے اُس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَ حَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ

(ترمذی فضائل القرآن)

یعنی جس نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور خوب اس پر قادر ہو گیا۔ پس اس نے قرآن کی حلال کردہ کو حلال کر دکھایا اور اس کی حرام چیزوں کو حرام کر دیا۔ پس جس نے اس کے حکموں پر عمل کیا اور اس کے نواہی سے اجتناب کیا اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔

قرآن کریم پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ ایک مؤمن قرآن کے حکموں پر عمل کرنے والا بن جائے اور اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ جب عمل نہیں کرنا تو قرآن کریم سیکھنے یا پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔؟ سیکھنا، پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا ہی جنت کا حقدار بناتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”جو مؤمن قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال لیموں جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا وہ کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے وہ اس پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو تو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور وہ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا وہ تُمّہ جیسا ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔“

(مسلم کتاب فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کے پڑھنے اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی نے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اَور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی برکات و فضائل کا ذکر کرکے صحابہؓ کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اِس کی تعلیمات پر غور کرنے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ جیسے فرمایا:

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

(بخاری کتاب الفضائل)

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

**سامعین!** پھر ایک دلچسپ حدیث یوں ملتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجدِ نبوی میں تشریف لائے۔ صحابہ دو گروہوں میں بیٹھے تھے۔ ایک گروہ تلاوتِ قرآن میں مصروف دُعا کر رہا تھا جبکہ دوسرا قرآن کا علم سیکھ رہا اور سکھلا بھی رہا تھا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے گروہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ (ابن ماجہ)

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ قرآن کریم کو کثرت سے پڑھتے اور اس کے مضامین پر غور کرتے۔ آپ کے بڑے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کے پاس ایک قرآن تھا اس کو آپ پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ بلا مبالغہ آپ نے اس کو دس ہزار مرتبہ پڑھا ہوگا۔ خدا تعالیٰ اپنا قرب ایسے ہی عطا نہیں فرماتا۔ اس کے لئے انسان کو بہت کوشش کرنی پڑتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف تدبّر و تفکّر و غور سے پڑھنا چاہیے۔ تلاوت کرتے وقت قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبّر و غور سے پڑھنا چاہیے اور اس پر عمل کیا جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 157)

پھر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور کلمہ میں نور ہے وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے پھلوں سے جھکے ہوئے ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں... اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے میری زندگی کا مزہ نہ آتا۔ مَیں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے بڑھ کر پایا۔“

(ترجمہ از عربی۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 545)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو ایک زندہ فعّال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔“

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 640)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”آج ہم احمدیوں کی زمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والے ہوں۔ اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہو اور آگے بھی پھیلائے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فقرہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہیے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ ہم ہمیشہ قرآن کریم کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزّت دینے والے ہوں۔ قرآن کی عزّت اور ادب اس وقت ہو گا۔ اس کی تلاوت کا ادب اس وقت ہو گا جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔ اگر ہم اس طرح کریں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دلانے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہو گا۔“

(مشعل راہ جلد 5 صفحہ 133)

**3۔ علمِ دین حاصل کرنا اور اسے دوسروں تک پہنچانا۔**

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ:115)

اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھادے۔

**سامعین!** حصولِ علم اور اضافہ علم کے لیے یہ دُعا اتنی جامع دُعا ہے کہ ہم میں سے ہر بڑے چھوٹے بالخصوص طالب علم کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اس کے علاوہ عِلم کو مہد یعنی پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک تعلیم حاصل کرنے کی تعلیم بھی ملتی ہے۔ ہمارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا ترمذی کتاب الدعوات میں ملتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! مجھے جو علم تُونے سکھایا ہے اُس کے ذریعہ مجھے نفع دے اور مجھے ایسا علم دے جو مجھے نفع پہنچائے اور زِدْنِيْ عِلْمًا مجھے علم میں بڑھاتا رہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 161 )

ہمیں اپنا دینی علم بڑھانے کے لیے کوششیں کرتے رہنا چاہیے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ایک ایک حدیث کی خاطر ہزاروں میل کا سفر طے کیا، دعائیں بھی کیں اور اللہ سے مدد بھی چاہی جس کی وجہ سے آج ایک ایسا خزانہ ہمارے پاس اور ہماری نسلوں کے لیے چھوڑ گئے ہیں جو رہتی دنیا تک مفید ثابت ہو گا۔ قرآن، احادیث اور فقہ کی کتب کا مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، خلفا کے خطبات وخطابات سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ دنیا میں سینکڑوں علم ہیں ان کو سمجھنے اور اُن سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ آجکل کے نئے دَور میں سوشل میڈیا اور گوگل سے بھی اس سلسلہ میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ علم کو ایک دوسرے تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔ آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں علم حاصل کرنے اور اُس علم کو دوسروں تک پہنچانے کے کئی ذرائع موجود ہیں جیسے کہ ایم ٹی اے، اجلاسات، جلسے، تعلیمی تربیتی کلاسز وغیرہ۔

اپنے علم کو بڑھانے کے بارہ میں ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعا وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سکھا کر مؤمنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ دعا صرف برائے دعا ہی نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر اور یہ کہنے سے علم میں اضافے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ بلکہ یہ توجہ ہے کہ ہر وقت علم حاصل کرنے کی تلاش میں رہو، علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپؐ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی۔ جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔ گزشتہ تاریخ کا علم دیا، آئندہ کی پیش خبریوں سے اطلاع دی لیکن پھر بھی یہ دعا سکھائی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ ہر انسان کی استعداد کے مطابق علم سیکھنے کا دائرہ ہے اور وہ راز جو آج سے پندرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائے آج تحقیق کے بعد دنیا کے علم میں آ رہے ہیں۔

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیے گئے ہیں اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ اس کے لئے کوشش اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔ سب سے پہلے قرآن کریم اور دینی علم حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کی طرف رجوع کریں، ان پر چل کر ہم دینی علم اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے راستے کھل جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✪✪✪✪